Al-Qalam **القلم**
p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077
Volume:26, Issue:2, 2021, pp.94-110

برمائی حیوانات(Amphibians)کے احکام فقہ اسلامی کی روشنی میں

Directives of Amphibians in the light of Islamic Jurisprudence

Dr. Aqsa *(corresponding author)*
Visiting Lecturer, UET, Lahore
Email: aqsatariq44@gmail.com
Prof. Dr. Muhammad Ijaz
Director, Sheikh Zayed Islamic Center, University of the Punjab Lahore, Pakistan

KEYWORDS

PERMISSIBLE,
FORBIDDEN,
AMPHIBIANS,
REPTILES,
JURISPRUDENCE

Date of Publication: 20-11-2021

ABSTRACT

Islamic jurisprudence specifies which foods are lawful and which are unlawful. The commandments found in the Qur'an, and Sunnāh reveals that “God created every living creature from water. Some of them walk on their bellies, some walk on two legs, and some walk on four. God creates whatever He wills. God is Omnipotent”. (Quran 24:45) The basic research question in this article is that Amphibians are lawful or unlawful for the eating purpose of human being. In this perspective it is stated that there are many deviated exegeses for permissible and forbidden of reptiles in each school of thought. Reptiles are tetra pod animals in the class Reptilia, comprising turtles, crocodilians, snakes, amphibians, and their extinct relatives. The study of these traditional reptile orders, historically combined with that of modern amphibians, is called herpetology. The following research question is addressed in this article that the modern zoology divided animals into different classes. According to this all-aquatic animal are permissible or forbidden or they are described in details. This objective also addresses that what is the opinion of ancient and modern jurists about the condition and sanctity of animals? InHanāfi school of thought: all Amphibians are forbidden to eat because they are harmful. In Shafaii school of thought: also said that all Amphibians are forbidden to eat. Māliki school of thought: all Amphibians are forbidden only certain type of frogs may be eaten. But the rule is that everything which we are forbidden to kill, we are not allowed to eat because the correct view is that to be on the safe side. Hanbli school of thought: Crocodile and Frogs are forbidden to eat but turtle is permissible to eat after slaughtering. In Shia school of thought: all are forbidden. In summarized, the rule is that in the case of animals that live both on land and water, the rules concerning land animals should be given precedence, to be on the safe side.

تمہید:

اللہ تعالیٰ بہت ہی حکمت والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے انتہائی محبت ہے۔ اس لئے کہ ہر وہ چیز جس کی ذات میں خبث و گندگی ہے یا وہ چیزیں جو انسان کی صحت و عقل کے لئے مضر ہیں ان کے استعمال کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور جو پاکیزہ لذیذ چیزیں انسان کے حق میں مفید ہیں ان کے استعمال کو حلال قرار دیا ہے تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکام خداوندی کی پابندی کرے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وکلوا مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً ۔۔۔ مومنون﴾[1] بلکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے فرض منصبی میں یہ بات داخل فرمائی کہ لوگوں کو حلال و حرام کی تمیز سکھائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿یامروھم بالمعروف و ینھھم عن المنکر ۔۔۔ الخبٰث﴾[2] لہذا انسان کو چاہیے کہ حلال کو اختیار کرے اور حرام سے اجتناب کرے۔ اس آرٹیکل میں زیر بحث تحقیقی سوال کو مد نظر رکھا گیا ہے کہ جدید علم الحیوانات جانوروں کی جو تقسیم کرتا ہے اس تقسیم کے مطابق برمائی حیوانات آیا سب کے سب حلال ہیں یا حرام یا ان میں تفصیل ہے؟ نیز یہ کہ ان جانوروں کی حلت و حرمت کے بارے میں قدیم و جدید فقہاء کی آراء میں کیا اختلافی امور ہیں؟ ذیل میں برمائی حیوانات کی چند تعریفات ذکر کی گئی ہیں۔

برمائی حیوانات: برمائی حیوانات[3] سے مراد وہ حیوانات ہیں جو پانی اور خشکی دونوں جگہ پر زندہ رہ سکتے ہیں۔ علم الحیوانات میں اس قسم کے حیوانات کے گروپ کو Amphibia کیا جاتا ہے۔ لفظ Amphibian کا مطلب "دوہری زندگی" ہے۔ ان حیوانات میں مگرمچھ، کچھوا، مینڈک، سمندری کیکڑا اور سانپ وغیرہ شامل ہیں۔[4] برمائی حیوانات میں سے جس کا اصل ٹھکانہ پانی میں ہو اور وہ خشکی پر بھی کھانے اور رہنے کے لیے نکلتا ہو، مچھلی کی طرح اسے بھی ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ جس کا اصل ٹھکانہ خشکی پر ہو اور وہ پانی میں بھی رہتا ہو، اس کو ذبح کرکے کھایا جائے گا۔[5]

Reptiles: Reptiles are a class of animals, made up of snakes, lizards, turtles, crocodilians, and tuatara.[6]

Reptiles: Reptiles are tetrapod animals in the class Reptilia, comprising today's turtles, crocodilians, snakes, amphisbaenians, lizards, tuatara, and their extinct relatives. The study of these traditional reptile orders, historically combined with that of modern amphibians, is called herpetology. Several living subgroups are recognized : Testudines (turtles and tortoises), 350 species; over 10,200 species; Crocodilia (crocodiles, gharials, caimans, and alligators), 24 species.[7]

جل تھلیے:

ایسے فقاریہ (Vertebrate) جانور ہیں جو خشکی اور تری دونوں میں یکساں آسانی سے رہ سکتے ہیں۔ یہ عام طور پر جوہڑوں، ندی نالوں، دریاؤں کے ارد گرد اُگی ہوئی گھاس میں رہتے ہیں۔ جل تھلیے جانوروں کی قدیم نسل سے

تعلق رکھتے ہیں۔ جانوروں کی یہ قسم تقریباً ۳۵۰ ملین سال قبل وجود میں آئی تھی۔ اکثر جل تھلیے اپنی زندگی کا ایک حصہ پانی میں اور باقی زمین یعنی خشکی پر گزارتے تھے۔ تقریباً ۵۰ ملین سالوں کے بعد کچھ جل تھلیے ہوام (Reptiles) بن گئے۔ یہ پانی سے دور رہ سکتے ہیں اگرچہ ان کی کئی اقسام میں سے بہت سے جل تھلیے معدوم ہو چکے ہیں۔ ان میں ریڑھ کی ہڈی موجود ہوتی ہے۔ بالغ جل تھلیوں کی چار ٹانگیں ہوتی ہیں اگرچہ تمام جل تھلیے پانی میں نہیں رہتے لیکن انہیں نمناک جگہ پر رہنا پڑتا ہے۔[8] جل تھلیے سرد خون والے جانور ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے جسم کا درجہ حرارت مخصوص نہیں ہوتا بلکہ ان کے ارد گرد کے ماحول کے درجہ حرارت کے مطابق ہو جاتا ہے۔ آج کل پائے جانے والے تمام جل تھلیوں کا تعلق تین گروہوں سے ہے۔[9] رینگنے والے جانوروں کے لئے ”ہوام“ کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے۔

۱۔ بے پایاں[10] (Apodans) ۲۔ دمدار[11] (Urodeles) ۳۔ بے دم[12] (Anurans)

اس آرٹیکل میں چند برمائی حیوانات کا ذکر کیا گیا ہے جن میں مینڈک، کچھوا، سانپ اور مگرمچھ شامل ہیں۔ ذیل میں برمائی حیوانات کے بارے میں جدید علم الحیوانات کی سائنسی تقسیم کو مختصراً بیان کیا گیا ہے اور پھر شرعی نقطہ نظر سے فقہاء کی آراء کا ذکر کیا گیا ہے۔

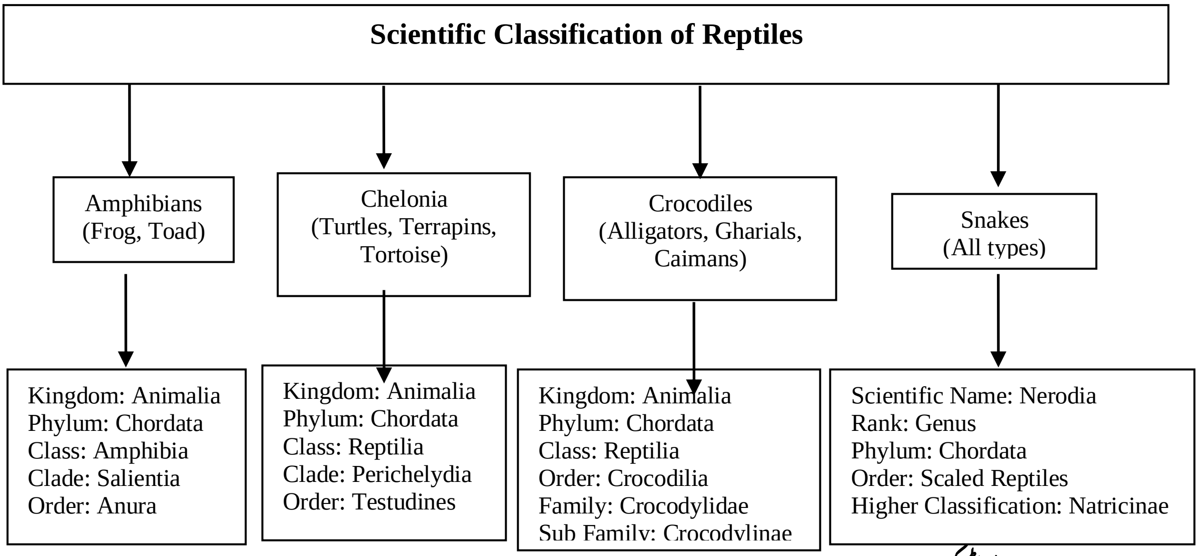
Scientific Classification of Reptiles
Amphibians (Frog, Toad)
Chelonia (Turtles, Terrapins, Tortoise)
Crocodiles (Alligators, Gharials, Caimans)
Snakes (All types)

Kingdom: Animalia
Phylum: Chordata
Class: Amphibia
Clade: Salientia
Order: Anura

Kingdom: Animalia
Phylum: Chordata
Class: Reptilia
Clade: Perichelydia
Order: Testudines

Kingdom: Animalia
Phylum: Chordata
Class: Reptilia
Order: Crocodilia
Family: Crocodylidae
Sub Family: Crocodylinae

Scientific Name: Nerodia
Rank: Genus
Phylum: Chordata
Order: Scaled Reptiles
Higher Classification: Natricinae

1. مینڈک (Frog):

مینڈک کو عربی میں ضفدع کہتے ہیں اس کی جمع ضفادع آتی ہے۔ مینڈکوں کی بہت سی اقسام ہیں جن میں ٹوڈ اور بل فراگ[13] زیادہ مشہور ہیں۔ مینڈک ان جانوروں میں سے ہے جن کی ہڈی نہیں ہوتی۔ ان کی ابتدا پیدائش پانی میں ہی ہوتی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان انڈوں سے اعضاء بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کے جسم میں سب سے لمبی دم ہوتی ہے بعد میں ان کی ٹانگیں اور پاؤں نکلنے شروع ہوتے ہیں اور جوں جوں یہ بڑے ہوتے ہیں تو ان کی دم خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔

مینڈک کا شرعی حکم:

اس کو ہلاک کرنے کی ممانعت کی وجہ سے اس کو کھانا حرام ہے۔ علامہ بیہقیؒ نے اپنی سنن میں سہل بن سعد ساعدی سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں کو ہلاک کرنے سے منع فرمایا: "چیونٹی، شہد کی مکھی، مینڈک، لٹور اور ہدہد"[14] مسند ابی داؤد طیالسی، سنن ابی داؤد، نسائی شریف اور الحاکم میں عبداللہ بن عثمان تمیمی سے ایک روایت نقل کی گئی ہے جو کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ کسی طبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہلاک کرنے سے منع فرمایا۔[15] مینڈک کا کھانا حرام ہے۔ اور یہ ان جانوروں میں شامل نہیں جن کو مباح قرار دیا گیا ہے۔ (ونهى رسول الله عن دواء يتخذ فيه الضفدعُ)[16] پس اسی روایت نے اس بات پر بھی دلالت کر دی کہ اس کو کھانا حرام ہے اور یہ ان آبی جانوروں میں شامل نہیں ہے کہ جن کو کھانا مباح قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک، لٹورے اور شہد کی مکھی کو ہلاک کرنے سے منع فرمایا۔[17] ابن عدیؒ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (لاتقتلوالضفاد فان نقمقها تسبيح۔)[18] تم مینڈکوں کو مت ہلاک کرو اس لیے کہ ان کی ٹرٹراہٹ تسبیح ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لاتقتلوا لضفادع فانهامرت بنارابراهيم عليه السلام فحملت في افوههاالماء وكانت ترشه على النار۔)[19] جن جانوروں کے قتل سے منع کیا گیا ہے: حضرت عبدالرحمن بن عثمان سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے نبی کریم ﷺ سے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے متعلق دریافت کیا۔ (فنهاء النبى ﷺ عن قتلها)[20] تو نبی ﷺ نے اسے (مینڈک کو) قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

تجزیہ وترجیح:

جن جانوروں کو قتل کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیا ان کا کھانا بھی حرام ہے؟ اس کے متعلق اختلاف ہے تاہم راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ اصل ہر چیز میں اباحت ہے۔ پھر جسے شریعت نے حرام کر دیا وہ حرام ہے اور جسے حرام نہیں کیا وہ حلال ہے۔ اسی طرح جن میں قتل کرنے کا یا نہ کرنے کا حکم ہے ان میں سے شریعت نے جنہیں حرام کیا ہے وہ حرام ہوگا اور اس کے علاوہ تمام جانور حلال ہوں گے۔

2. کچھوے (Chelonia):

کچھوے خزندوں کے خارپشتان (Chelonidac) خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ کچھوے کو عربی زبان میں سلحفاۃ کہتے ہیں اور بحری کچھوے کو عربی میں السلحفاۃ البحریۃ کہا جاتا ہے۔ یہ آبی جانوروں میں شامل ہے۔ اُلّا طومُ: عربوں میں بحری کچھوے کو کہتے ہیں۔ اللجاۃ بھی کچھوؤں کی ایک قسم ہے جو کہ خشکی اور پانی دونوں جگہوں پر رہ سکتی ہے یہ انڈے خشکی پر دیتا ہے۔[21] اسے فارسی میں "باخہ" بھی کہا جاتا ہے۔ کچھوؤں کی درجہ ذیل 3 اقسام پائی جاتی ہیں۔

ا۔ سمندری کچھوے
۲۔ دریائی کچھوے
۳۔ خشکی کے کچھوے

۱۔ **سمندری کچھوے(Turtles)**: یہ کچھوے عمومی طور پر پانی میں ہی رہتے ہیں۔ پانی سے باہر زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتے۔ تاہم اکثر پانی سے باہر نکل کر دھوپ کا مزہ لیتے نظر آتے ہیں۔ خطرہ کے وقت فوراً پانی میں کود جاتے ہیں۔ ان کی خوراک میں سبزی اور کائی کے علاوہ مچھلیاں مینڈک اور کئی اقسام کے ڈوب کر مرے ہوئے جانور شامل ہیں۔ سمندری کچھوؤں کی عموماً پانچ انواع ملتی ہیں۔ یہ کچھوے کراچی اور مکران کے ساحل پر ریتلے میدانوں کو انڈے دینے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

۲۔ **دریائی کچھوے(Terrapins)** : پاکستان میں دریائی کچھوؤں کی ۸انواع پائی جاتی ہیں۔ چترا انڈیکا (ChitraIndica)پاکستان سے لے کر تھائی لینڈ تک پھیلا ہوا ہے بڑے دریاؤں کے ارد گرد ریتلے میدان اس کا پسندیدہ ماحول ہیں۔ دریائی کچھوؤں میں یہ پاکستان کا سب سے بڑا کچھوا ہے۔ اس کی لمبائی ۱۵.۱ میٹر اور وزن زیادہ سے زیادہ ۱۲۰ کلو گرام تک پہنچ جاتا ہے۔

۳۔ **خشکی کے کچھوے(Tortoises)**: یہ کچھوے پہاڑوں کی کھوہوں، زمین میں پڑی دراڑوں اور ندی نالوں میں رہتے ہیں۔ پاکستان میں خشکی کے کچھوؤں کی دو انواع ملتی ہیں۔ خشکی کے کچھوے سبزی اور پھل خور ہونے کی وجہ سے زراعت کے لیے بڑے نقصان دہ ہوتے ہیں۔ ساحلی علاقوں کی حکومتوں نے ان جانوروں کو ناپید ہونے سے بچانے کی خاطر قانون بنائے ہیں۔ جن میں کچھوے کے شکار پر سرزد سزائیں رکھی گئی ہیں۔ خوراک کی ضرورت پوری کرنے کے علاوہ کچھوے کئی طرح سے ماحول کو سازگار بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ گوشت خور کچھوے زہریلے کیڑے مکوڑوں اور پانی میں ڈوب کر مرنے والے جانوروں کا گوشت کھا کر ماحول کو صاف ستھرا رکھنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ ارسطا طالیس نے اپنی کتاب ''النعوت'' میں لکھا ہے کہ کچھوے کے انڈوں سے جو بچے سمندر کی جانب کو نکلتے ہیں تو وہ سمندر میں چلے جاتے ہیں اور جو خشکی کی جانب کو نکلتے ہیں تو وہ خشکی پر ہی رہ جاتے ہیں اور پھر بعد میں سارے کے سارے پانی میں چلے جاتے ہیں اس لئے یہ پانی کی مخلوق ہے۔ ماہرین حیوانات نے کہا ہے کہ کچھوا سانپوں کو کھاتا ہے۔[22]

کچھوے کا شرعی حکم:

اس جانور کے حرام ہونے کو صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور علامہ بغویؒ اور نوویؒ کی طرف سے شرح المھذب میں اس کے کھانے کے بارے میں عدم جواز کا فتویٰ دیا گیا ہے یعنی اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔[23] حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ثوبان کو حکم دیا کہ وہ حضرت فاطمہ کے واسطے عاج سے بنے ہوئے کنگن خرید لائیں۔[24] حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک کنگھی تھی جو کہ عاج کی بنی ہوئی تھی اور عاج بحری کچھوے کی پیٹھ کی ہڈی ہے۔

''معدن الکنز'' میں ہے: باخہ ایک آبی جانور ہے۔ فارسی میں اس کا نام ''سنگ پشت'' (پتھر والی کمر یا کھوپڑی) اور ''کاسہ پشت'' (سر پر ٹوپ) بھی ہے۔ کچھوا حلال نہیں کیونکہ یہ گندے کیڑے مکوڑوں کی قسم ہے۔ اس جانور کے گندا ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ مصنفؒ نے تعمیم کے بعد اس کی تخصیص کی ہے۔ ''مؤید الفضلا'' میں اسی طرح ہے۔ مصنفؒ نے کچھوے کی حرمت مطلق طور پر بیان کی ہے۔ اس طرح خشکی اور تری والے دونوں قسم کے کچھوے حرام کے حکم میں داخل ہوں گے۔[25]

الصیح فی امرالسلحفاۃ عندنا الحنفیۃ ھو قول من حرمھا؛(والسلحفاۃ بریۃ و بحریۃ ولقول الزیلعی فی شرح الکنز و لناقولہ تعالیٰ ویحرم علیھم الخبائث و ماسوی السمک خبیث ونھی رسول عن التداوی بدواء اتخذفیہ الضفدع وھی عن بیع السرطان۔)[26]لأن الأ کل: الأ صل انما أبیح للغذاء، أوللخبث طبعاً کالضفدع والسلحفاۃ فیما یستخبثہ الناس قبل ورودالشرع، والیہ أشیر بقولہ تعالیٰ:(ویحرم علیھما الخبائث)[27]ابن حزمؒ فرماتے ہیں کچھوا خشکی کا ہو یا دریائی دونوں حلال ہیں۔[28]کچھواحنفیہ کے نزدیک حرام ہے :الصحیح فی امرالسلحفاۃ عندنا الحنفیۃ ھو قول من حرمھا لما فی الدرالمختار فی بیان المحرمات والذبع و الثعلب (الی) والسلحفاۃ بریۃ ولقول الزیعلی فی بشرح الکنزون قولہ تعالیٰ ویحرم علیھم الخبائث وماسوی السمک خبیث ونھی رسول اللہ ﷺ عن اللہ اوی بدواء التخذ فیہ الضفدء ونھی عن بیع السرطان۔ ولقولہ علیہ السلام احلت لنا میتتان ودمان اما المیتتان فالسمک والجرادالحدیث۔[29]

کچھواخبائث میں سے ہے اور خبائث بنص قرآنی حرام ہیں۔ اگر محرم حالت احرام میں کچھوے کو قتل کردے تواس پر کوئی سزانہیں کیونکہ اس کے خبائث میں سے ہونے کی دلیل ہے۔[30]کچھواحرام ہے۔[31]خشکی کاہویادریائی کچھواہو۔ جوترسہ کے نام سے مشہورہے یہ خشکی میں بھی رہتاہے اور تری میں بھی۔[32]

3. مگرمچھ(Crocodile):

یہ نام جانوروں کے کروکوڈائیلڈی(Crocodylidae) خاندان میں شامل انواع کے لیے استعمال ہوتاہے۔ یہ جسیم آبی خزندہ افریقہ، ایشیا، امریکہ اور آسٹریلیاکے حاری خطوں میں ملتاہے۔اس کی بیشتر انواع تازہ پانی کو ترجیح دیتی ہیں۔ یہ دریاؤں، جھیلوں اور دلدلی علاقوں میں رہناپسند کرتے ہیں۔ آسٹریلیا، جنوب مشرقی ایشیااور جزائر بحر الکاہل کی کچھ انواع نمکین پانی پسند کرتی ہیں اور سمندری ساحلوں پر رہتی ہیں۔ مگرمچھوں کی بڑی انواع انسانوں کے لیے خطرناک ہوتی ہے۔ پاکستان میں مگرمچھ کی دوانواع پائی جاتی ہیں۔[33]اَلِتّمْسَاحُ: یہ نام ”مگرمچھ“ کے لئے استعمال ہوتاہے۔جوکہ پانی میں رہتاہے اور کچھ وقت کے لئے خشکی پر بھی چل پھرلیتاہے۔علامہ قزوینیؒ اس جانور کی شکل وشباہت کوبیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ گوہ کی شکل وصورت جیسا ہوتا ہے اور یہ آبی جانوروں میں سے سب جانوروں کی نسبت نہایت ہی عجیب وغریب جانور نظرآتاہے۔ یہ جانورخاص طورپر مصرمیں موجوددریائے نیل میں ہی پایاجاتاہے اور بعض لوگوں کاگمان ہے کہ یہ جانوردریائے سندھ میں بھی پایاجاتاہے۔ پانی میں ہوتے ہوئے اس کی گرفت بہت مضبوط ہوتی ہے۔ گھڑیال(Alligator):اس کاسائنسی نامGavialis Gangeticusہے اس کی لمبائی ۷ میٹر تک ریکارڈ کی گئی ہے۔اس کے مخصوص لمبے تنگ جبڑے، لمبے نوکیلے دانتوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ بھدہ اور بھاری جسم اسے عجیب الہیئت بنادیتاہے گھڑانماتھوتھنی کی وجہ سے اسے ”گھڑیال“ کہاجاتاہے۔یہ گوشت خور جانور ہے جوکہ مینڈک، مچھلیاں اور آبی پرندوں کا شکار کرتا ہے۔ مگراب پاکستان میں بہت ہی نادرہے۔رن کچھ کے علاقے میں اس کی موجودگی کی اطلاعات ملی ہیں۔ ہندوستان میں یہ دریائے گنگا، برہم پتر اور مہاندی میں پایاجاتاہے۔ بلکہ نیپال اور برماتک پھیلاہواہے۔[34]

مگرمچھ کا شرعی حکم:

مگرمچھ کا کھانا حرام ہے اس لئے کہ یہ اپنے نوکیلے دانتوں کی مدد سے حملہ آور ہوتا ہے اور اصحاب کی جماعت نے بھی اس کے حرام ہونے کی یہی علت بیان کی ہے۔ شیخ محب الدین طبریؒ اپنی کتاب ''شرح التنبیہ''میں بیان کرتے ہیں۔ کہ صحیح بات یہ ہے کہ مگرمچھ حرام ہے۔ اس بارے میں میں یہ کہتا ہوں کہ ہم اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتے کہ سمندری جانوروں میں سے جو جانور اپنے دانتوں کے ذریعے غذا کو نوچ کر کھاتے ہیں وہ حرام ہیں۔ 35

تجزیہ: خلاصہ کلام یہ ہے کہ مگرمچھ جو حرام ہے جس طرح امام رافعیؒ نے اپنی شرح میں یہ بات بیان کی ہے۔ اور اس کے حرام ہونے کے وجہ جو ہے وہ اس کا خبیث النفس ہونا اور ضرر رساں ہونا ہے تو یہاں تنبیہہ کی جو کلام ہے وہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ مگرمچھ کا حرام ہونا اس بناءپر ہے کہ وہ اپنے دانتوں کی مدد سے غذا نوچتا ہے حالانکہ اس کے حرام ہونے کی علت کو اس چیز کے ساتھ بیان کرنا درست نہیں ہے۔ اس لئے کہ سمندر میں بہت سے جانور پائے جاتے ہیں وہ اپنے دانتوں کی مدد سے دوسرے جانورں کو چیر پھاڑ دیتے ہیں جس طرح کہ قرش وغیرہ حالانکہ وہ ایک مچھلی ہے جوکہ حلال ہے۔ اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ سمندری جانور خشکی کے جانور کے بالکل خلاف ہوتا ہے اور ظاہر میں بھی اسی طرح ہی ہے۔

4. سانپ(Snake):

کلاس ریپٹیلیا کے آرڈر Squanata میں شامل لمبوترے اور اعضائے جوارع کے بغیر خزندوں کے لیے نام سانپ استعمال ہوتا ہے۔ زیادہ تر سانپ زمین پر رہتے ہیں لیکن بعض بل بناتے ہیں۔ اور بعض کا مسکن پانی کے اندر ہوتا ہے۔ بعض سانپ پانی اور خشکی دونوں میں رہ سکتے ہیں۔ لیکن اکثر پانی یا خشکی کسی ایک ماحول سے مطابقت اختیار کر چکے ہیں۔ اس وقت تک سانپ کی ۲۷۰۰ معلوم انواع کرہ ارض پر موجود ہیں۔ ان میں سے اسی فیصد زہریلی نہیں ہیں۔ نیوزی لینڈ آئر لینڈ اور بعض الگ تھلگ جزائر کے علاوہ سانپ دنیا بھر کے استوائی اور معتدل آب و ہوا کے خطوں میں ملتے ہیں۔ 36

سانپ کا شرعی حکم:

جریث اور پانی والے سانپ کے بارے میں مروی روایت مطلق ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے(احلت لنا میتتان)ہمارے لیے دو مردار حلال ہیں۔ 37 مچھلی اور پانی کے سانپ کے ذبح نہ کرنے سے یہ مسئلہ اخذ ہوتا ہے کہ اگر کوئی مجوسی شکار کرے یا مچھلی پکڑتے ہوئے مسلمان بسم اللہ نہ پڑھے تو اس کا کھانا حلال ہے۔ 38 بعض نے مار ماہی کے معنی پانی کا سانپ مراد لیا ہے۔ یہ مچھلی ہوتی ہے جو سانپ کے مشابہ ہوتی ہے۔ جریث: سیاہ رنگ کی مچھلی ہوتی ہے۔ جریث یہ مچھلی کی ایک قسم ہے۔ لغت میں اسے الجری بھی پڑھتے ہیں۔ 39 مجمع البحرین کی شرح میں کہا ہے: الجریث مچھلی کی ایک قسم ہے۔ اسے ترکی زبان میں مرن بلق اور پانی کے سانپ کو ایلن بلق کہتے ہیں۔ ان دونوں قسموں کی مچھلیوں کا الگ ذکر کیا گیا ہے باوجود اس کے یہ بھی مچھلی ہی کی قسم ہے۔ کیونکہ ان میں کچھ اخفا تھا کہ یہ مچھلی کی جنس میں سے ہے یا نہیں، نیز امام محمدؒ کے قول: تمام قسم کی مچھلی حلال ہے۔ سوائے الجریث اور مار ماہی (پانی کے سانپ) کے احتراز بھی ہو گیا۔ السراجیہ میں کہا ہے کہ مچھلی کی تمام اقسام حلال ہیں۔ 40

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سانپوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حکم مستحب کے درجے میں ہے۔ سنن بیہقی میں عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (الحیةفاسقة والعقرب فاسقة والفارة فاسقة والغراب فاسق۔)[41] سانپ فاسق ہے۔ بچھو فاسق ہے، چوہا فاسق ہے، کوا فاسق ہے۔ مسند امام احمد میں ابن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: (من قتل حیة فطانماقتل رجلاً مشرکاً باللہ ومن ترت حیة مخافة عاقبتهافلیس منا۔)[42]

الکنز کے شارح العینی نے کہا ہے: پانی کا سانپ کھانا حلال ہے، یہ حقیقت میں مچھلی ہے جو سانپ سے مشابہت رکھتی ہے۔ یہ بات ان کی تائید کر رہی ہے جو اس کے حلال ہونے کے قائل ہیں۔ ابن ابی شیبہ نے ابو سعید خدری ؓ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بسلط اللہ علی الکافرفی قبرة تسعة وتسعین تنیناًتنهشه وتلدغه حتیٰ تقوم الساعة لو ان تنیناً منها نفع علی الارض مانمتت خضراً "قال رسول اللہ بسلط علی الکافرفی قبره تسعة وتسعون تنیناً حتیٰ تقوم الساعة ولوان تنیناًمنهانفخ فی الارض ماأنبتت خضراء۔)[43] اسکا حکم وہی ہے جو علامہ قزوینی ؒ نے بیان کیا ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے کیونکہ یہ سانپوں کی جنس سے ہے اور اس وجہ سے بھی حرام ہے کہ یہ ایک ایسی مچھلی ہے کہ جو اپنے دانتوں سے ایذاء پہنچاتی ہے۔ پس اس کا حرام ہونا واضح طور پر ظاہر ہے مگرمچھ کی طرح۔[44]

تجزیہ و ترجیح: سانپوں کو انکے ضرر رساں اور زہریلے ہونے کی وجہ سے کھانا حرام ہے بالکل اسی طرح اس تریاق کا کھانا بھی حرام ہے کہ جو ان سانپوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ علامہ بیہقی ؒ فرماتے ہیں کہ ابن سیرین ؒ نے ان سانپوں کے کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے ۔ احمد فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے امام شافعی ؒ نے بھی مکروہ قرار دیا ہے۔ اور مزید فرمایا کہ وہ تریاق کہ جو سانپوں سے تیار کیا جاتا ہے اس کا کھانا حرام ہے مگر یہ کہ جب انتہائی سخت قسم کی ضرورت اور مجبوری ہو تو پھر جائز ہے۔ اس حیثیت سے کہ مردار کا کھانا بوجہ ضرورت جائز ہے باقی رہی یہ بات کہ وہ مچھلی کہ جو سمندر میں ہوتی ہے اور اس کی شکل سانپ کی سی ہوتی ہے تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ حلال ہے۔

برمائی حیوانات کے بارے میں فقہاء کرام کا نقطہ نظر:

فقہاء حنفیہ کی رائے: ان کی رائے کے مطابق یہ سب حرام ہیں۔ اس قسم کے حیوانات کے بارے میں فقہاء حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ یہ سب حرام ہیں۔ امام ابو حنیفہ ؒ کے نزدیک سمندری جانوروں میں سوائے مچھلی کے سب جانور حرام ہیں کیونکہ یہ سب خبائث ہیں اور قرآن نے خبائث کو حرام قرار دیا ہے۔[45]

فقہاء شافعیہ: کے نزدیک برمائی حیوانات کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ امام نووی ؒ نے اس بارے میں بیان کیا ہے۔[46] مینڈک اور کیکڑے کے بارے میں شوافع نے کہا ہے کہ یہ حرام ہے۔ اور وہ آبی حیوانات جو زہریلے ہیں جیسے سانپ وغیرہ ان کی حرمت کے بارے میں شوافع کے ہاں اتفاق ہے۔ مگرمچھ بھی ان کے ہاں حرام ہے۔ اور کچھوا بھی۔[47] امام نووی ؒ نے برمائی حیوانات کے بارے میں کہا ہے کہ ہر وہ حیوان جو پانی میں رہتا ہے وہ حلال ہے سوائے مینڈک کے یعنی ان کے مذہب میں صحیح قول یہ ہے کہ مینڈک حرام ہے۔ باقی تمام جانور خواہ مردہ ہوں حلال ہیں کیونکہ قرآن میں سمندر کے شکار اور بعام کو حلال بتلایا گیا ہے۔ امام شافعی ؒ کے مذہب کا دوسرا قول یہ ہے کہ

خشکی کے جو جانور حرام ہیں ان کے ہم شکل سمندری جانور حرام ہوں گے اور خشکی کے حلال جانوروں کے مشابہ سمندری جانور حلال ہوں گے۔ [48]

فقہاء مالکیہ وحنابلہ: کی رائے یہ ہے کہ برمائی حیوانات میں سے صرف، مینڈک، سانپ اور مگرمچھ حرام ہیں، سانپ خبائث کی وجہ سے حرام ہے اور مگرمچھ کچلی والا ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔ ان کے علاوہ باقی سب حلال ہیں۔ [49] امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے مذاہب میں بھی مینڈک کے سوا تمام سمندری جانور حلال ہیں ان مذاہب میں مینڈک حرام ہے۔ باقی تمام جانور خواہ مردہ ہوں حلال ہیں ان مذاہب میں مینڈک اس لیے حرام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مینڈک کے مارنے سے منع فرمایا۔ اگر یہ حلال ہوتا تو مارنے کی ممانعت نہ ہوتی۔ [50]

فقہاء مالکیہ کے نزدیک تمام برمائی حیوانات حلال ہیں اور ان میں سے کسی کو ذبح کرنا ضروری نہیں۔

فقہاء ظاہریہ: کے نزدیک جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہوں پر رہ سکتے ہیں انہیں ذبح کے بغیر کھانا جائز نہیں کیونکہ یہ خشکی کے جانور ہیں۔ البتہ مینڈک ان کے ہاں قطعی حرام ہے۔ [51]

فقہاء کرام کی آراء کا تجزیہ:

فقہاء شافعیہ کی آراء کا تجزیہ: فقہاء شافعیہ کے ہاں برمائی حیوانات کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں، امام نوویؒ نے المجموع میں اس سلسلہ میں جو تفصیلات ذکر کی ہیں، ان کا حاصل یہ ہے: مینڈک اور کیکڑے کے بارے میں امام شافعیؒ کا ایک قول جسے ضعیف قرار دیا گیا ہے، یہ ہے کہ یہ حلال ہیں جب کہ ان دونوں کے بارے میں فقہ شافعی میں صحیح بات جسے جمہور شوافع نے اختیار کیا ہے، یہ ہے کہ یہ حرام ہیں۔ اور وہ آبی حیوانات جو زہریلے ہیں جیسے سانپ وغیرہ ان کی حرمت کے بارے میں شوافع کے ہاں اتفاق ہے۔ مگرمچھ کے بارے میں مشہور اور صحیح یہ ہے کہ یہ حرام ہے۔ اور کچھوے کے بارے میں اصح الوجہین یہ ہے کہ یہ حرام ہے۔ خود امام نوویؒ نے برمائی حیوانات کے بارے میں کہا ہے کہ صحیح اور معتمد بات یہ ہے کہ ہر وہ حیوان جو پانی میں رہتا ہے، وہ حلال ہے سوائے مینڈک کے۔ [52] خطیب اور ہیثمی [53] نے بھی اسی رائے پر اعتماد کیا ہے، البتہ ان دونوں نے مینڈک کی طرح ہر زہریلے حیوان کو بھی حلت سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ [54]

فقہاء حنابلہ کی آراء کا تجزیہ: فقہاء حنابلہ کی رائے یہ ہے کہ برمائی حیوانات میں سے صرف مینڈک، سانپ اور مگرمچھ حرام ہیں۔ مینڈک اس لیے حرام ہے کہ احادیث میں اسے قتل کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ اور سانپ خبیث ہونے کی وجہ سے اور مگرمچھ کچلی والا ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔ ان کے علاوہ باقی سب حلال ہیں۔ البتہ ان میں سے پانی کے پرندوں، کچھوے اور آبی کتے کو ذبح کر کے کھایا جائے گا۔ جن حیوانات میں خون ہوتا ہی نہیں، وہ بغیر ذبح کے بھی حلال ہیں، جیسے کیکڑا وغیرہ۔ [55] **فقہاء ظاہریہ کی آراء کا تجزیہ:** فقہاء ظاہریہ کے نزدیک جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ پر رہ سکتے ہیں انہیں ذبح کے بغیر کھانا جائز نہیں، کیونکہ یہ خشکی کے جانور ہیں۔ البتہ مینڈک ان کے ہاں قطعی حرام ہے۔ [56]

حاصل کلام:

خشکی و پانی دونوں جگہوں میں رہنے والے جانور جیسے مینڈک، کچھوا، مگرمچھ، سانپ وغیرہ ان جانوروں کے بارے میں فقہاء کرام کی آراء کا خلاصہ درجہ ذیل نقاط کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ سب حرام

ہیں کیونکہ یہ خبائث میں داخل ہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک بھی خشکی اور تری دونوں جگہوں پر رہنے والے جانور حرام ہیں۔ البتہ امام احمدؒ کی رائے میں مگرمچھ اور مینڈک حرام ہیں جب کہ کچھوے کو ذبح کرنے کے بعد اور کیکڑے کو بغیر ذبح کھانا جائز ہے۔[57] حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (الحلال ماأحل الله فی کتابه والحرام ماحرم الله فی کتابه وماسکت عنه فهو مماعفاعنه۔)[58] حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ماأحل الله فی کتاب فهو حلال ، ماحرم فهو حرام، وماسکت عنه فهو عفو فاقبلوا من الله عافیة۔)[59] جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے وہ حلال ہے اور جسے حرام کیا ہے وہ حرام ہے اور جس سے خاموشی اختیار کی ہے وہ معاف ہے۔ لہٰذا اس کی معاف کردہ اشیاء کو قبول کرو۔

نتائج تحقیق:

گزشتہ سطور میں پیش کی گئی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مگرمچھ کا کھانا اس لئے حرام ہے کہ یہ اپنے نوکیلے دانتوں کی مدد سے حملہ آور ہوتا ہے سمندری جانوروں میں سے جو جانور اپنے دانتوں کے ذریعے غذا کو نوچ کر کھاتے ہیں وہ حرام ہیں۔ مگرمچھ جو حرام ہے اس کے حرام ہونے کے وجہ اس کا خبیث النفس اور ضرر رساں ہونا ہے۔ ابن حزمؒ فرماتے ہیں کچھوا خشکی کا ہو یا دریائی دونوں حلال ہیں۔ جب کہ کچھوا حنفیہ کے نزدیک حرام ہے۔ کیونکہ کچھوا خبائث میں سے ہے اور خبائث بنص قرآن حرام ہیں۔ فقہاء حنفیہ کی رائے کے مطابق تمام برمائی حیوانات حرام ہیں۔ جب کہ فقہاء مالکیہ کے نزدیک تمام برمائی حیوانات حلال ہیں اور ان میں سے کسی کو ذبح کرنا ضروری نہیں۔ فقہاء شافعیہ کے ہاں برمائی حیوانات کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ فقہاء حنابلہ کی رائے یہ ہے کہ برمائی حیوانات میں سے صرف، مینڈک، سانپ اور مگرمچھ حرام ہیں۔ سانپ خبائث کی وجہ سے حرام ہے اور مگرمچھ کچلی والا ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔ ان کے علاوہ باقی سب حلال ہیں۔ فقہاء ظاہریہ کے نزدیک جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہوں پر رہ سکتے ہیں انہیں ذبح کے بغیر کھانا جائز نہیں کیونکہ یہ خشکی کے جانور ہیں۔ البتہ مینڈک ان کے ہاں قطعی حرام ہے۔ برمائی حیوانات میں سے صرف مینڈک ہی ایسا جانور ہے جسے مالکیہ کے علاوہ باقی سب فقہاء حرام قرار دیتے ہیں اور اسکے علاوہ باقی برمائی حیوانات میں ان فقہاء کا اختلاف ہے۔ سانپ اور مگرمچھ کے بارے میں اکثر فقہاء کی رائے یہ ہے کہ یہ حرام ہیں اور اس سلسلہ میں حنابلہ نے جو دلیل پیش کی ہے، اس کی روشنی میں یہ رائے قوی معلوم ہوتی ہے۔ باقی مختلف فیہ برمائی حیوانات مزید غور و فکر کے متقاضی ہیں۔

تجاویز و سفارشات:

جدید دور میں سائنسی ترقی اور علم الحیوانات میں ہونے والی پیش رفت کی بدولت حیوانات کو سائنسی گروہ بندی میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ حیوانات کی اس سائنسی تقسیم (Taxonomy) نے فقہاء کی حیوانات سے متعلقہ کئی اہم مباحث پر توجہ مبذول کروائی ہے جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ حیوانات سے متعلقہ فقہی مباحث میں علم الحیوانات سے مدد لی جاسکتی ہے۔ زیر نظر آرٹیکل میں برمائی حیوانات سے متعلقہ جن مباحث کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں ان کے فقہی امور کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس لیے سفارش کی جاتی ہے کہ حیوانات کی سائنسی تقسیم کو معیار بناتے ہوئے ان حیوانات کی تجارت کے حوالے سے بھی مختلف احکامات کو زیر بحث لایا جائے۔ اس کے علاوہ تمام تر فقہی مباحث کو

مذاہب اربعہ کے اصولوں کی روشنی کے ساتھ ساتھ حتی الامکان اہل تشیعہ کے مکتبہ فکر اور ان کی آراء کو بھی مدلل انداز میں پیش کیا جائے تاکہ فقہ ظاہریہ کے اصول و ضوابط کی تمام تر تفصیلات کے ساتھ ان کے نقطہ نظر کی بھی وضاحت ہو سکے۔ علاہ ازیں تحقیقی موضوع کے تحت کسی بھی برمائی حیوان کو مخصوص کر کے اس پر سائنسی و فقہی تقابل کے حوالے سے بہترین کام ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ ملکی و غیر ملکی تجارت اور مختلف صنعتوں میں ان کا استعمال وغیرہ۔

حواشی وحوالہ جات

محمد بن علی، **صلۃ الجمع وعائد التذییل** (بیروت: دارالغرب الاسلامی، 1991ء)، 36/1۔

[1] - المائدہ5:88؛ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تم کو دی ہیں ان میں سے حلال مرغوب چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔
Al- Maidāh 5: 88

[2] - الاعراف7:157؛ وہ ان کو نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں۔ Al- Aarāf 7:15

[3] - برمائی دراصل "بری مائی" کا مرکب ہے یعنی وہ حیوان جو خشکی پر بھی رہ سکتا ہے اور پانی میں بھی۔ علم الحیوانات میں اس قسم کے حیوانات کے گروپ کو Amphibian کہا جاتا ہے۔

[4] - امین معلوف، امین (باشا) بن فہد بن اسعد (م ۱۳۶۲ھ)، **معجم الحیوان**، (القاہرہ، ہدیۃ المقتطف، ۱۹۳۲ء)، ۹۔10

Ameen Mālūf, Mujām-al-Haiwān,(Al Qāhirāh,Hādiyāh tūl Māqtif,1932),9-10

[5] - الباجی، ابوالولید، سلیمان بن خلف (م ۴۷۴ھ)، **المنتقیٰ شرح موطا**، (مصر، مطبعۃ السعادۃ، ۱۳۳۲ھ)، ۱۲۹/۳

Al Bāji, Abu al Wāleed, Sulaimān bin Khalf, Al-Muntaqah, Sharah Muwatāh, (Mīsār, Mātbāh al Sā'adāh,1332),3:129

[6] https://www.google.com/search?q=what+is+Reptiles,Retreuved 29 January,2020 ;https://en.m.Wikipedia.org/wiki/Reptials_animal, Reterieved 29 January,2020

[7] -https://www.google.com/search?q=definition+of+Reptials, Reterieved 29 January, 2020

[8] - بہت سے جل تھلیوں میں سانس لینے کے لیے پھیپھڑے ہوتے ہیں لیکن بعض اپنی جلد کے ذریعے سانس لیتے ہیں۔ کچھ سمندری چھپکلیاں (Salamanders) مچھلیوں کی طرح گلپھڑوں سے سانس لیتی ہیں۔ جل تھلیے انڈے دیتے ہیں۔ جن کا گیلا رہنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اکثر جل تھلیے پانی ہی میں رہ کر انڈے دیتے ہیں جو انڈے پانی میں دیے جاتے ہیں ان میں سے غوکچے (Tadpoles) یا آزادانہ تیرنے والے لاروے نکلتے ہیں۔ یہ پانی میں رہتے ہیں اور گلپھڑوں سے سانس لیتے ہیں۔ جب یہ بالغ ہو جاتے ہیں تو پانی سے باہر نکل سکتے ہیں اور پھیپھڑوں سے سانس لینا شروع کر دیتے ہیں۔

[9] - **جامع اردو انسائیکلوپیڈیا** (حصہ سائنسی علوم)، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، حکومت ہند، نئی دہلی، ط: اول، ۲۰۰۵ء)، ۱/۷۹تا۸۱

Jāmeh Urdu Encyclopedia, (New Dehli,Govt of India,2005),79-81

[10] ۔ بے پایاں: جل تھلیوں کی ٹانگیں نہیں ہوتیں یہ کینچوؤں جیسے جاندار ہیں اور حاری خطوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی بعض انواع پانی میں لیکن زیادہ تر نمدار مٹی میں بل بنا کر رہتی ہیں۔

[11] ۔ یورڈیل یا دمدار: جل تھلیوں میں دمیں موجود ہوتی ہیں۔ سلامینڈر اور نیوٹ (Neut) دم دار جل تھلیے ہیں۔ بہت سے یوروڈیل مکمل طور پر خشکی پر رہنے والے جانور ہیں یعنی انہیں پانی میں واپس نہیں جانا پڑتا۔ کچھ سلامینڈر ایسے بھی ہیں جو پانی سے باہر کبھی نہیں نکلتے جیسے کہ مڈ پپی (Mudpuppy) وغیرہ۔

[12] ۔ انورانز یا بے دم: پانی اور خشکی والے مینڈک ہیں۔ مینڈکوں کی دو اقسام فراگ یا برساتی مینڈک اور ٹوڈ یا گھریلو مینڈک ہیں۔ پانی میں رہنے والے مینڈک پانی کے نزدیک خشکی پر بھی رہ سکتے ہیں۔ بری یا خشکی پر رہنے والے پانی سے دور بھی جا سکتے ہیں۔

[13] ۔ بل فراگ فائیلم کارڈیٹا سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ مشرقی اور وسطی امریکہ کے علاقوں میں ملتا ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ لمبائی ۲۰ سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ اس کا رنگ سبز ہوتا ہے۔ البتہ جسم کے کچھ حصوں پر یہ رنگ گہرا ہو جاتا ہے۔ اس کی جلد چکنی اور پھسلن زدہ ہوتی ہے کیونکہ اس پر ہر وقت ایک چپ چپا سا مادہ میوکس (Mucus) لگا رہتا ہے اور یہ خشک نہیں ہو پاتا کیونکہ اس کا تعلق جل تھلیوں کی کلاس سے ہے۔ اس لیے یہ پانی میں یا پانی کے قریب خشکی پر رہتا ہے۔

[14] ۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۳۱۷/۹

Al Sunān al Kubārh, Behqi, (Beruit, Dār ul Fikr),9:317

[15] ۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، (م۲۷۵ھ)، **السنن**، (بیروت، داراحیاء التراث الاسلامی، ۱۴۲۱ھ)، رقم الحدیث: ۵۲۶۹؛ علامہ سلمیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ جب کہ علامہ دمیریؒ فرماتے ہیں کہ درست بات یہ ہے کہ یہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔ علامہ زمخشریؒ فرماتے ہیں کہ مینڈک اپنی ٹرٹراہٹ کی آواز میں یوں کہتا ہے: (سبحان الملک القدوس)

Abu Dāwood, Sulaiman bin Ashās, Al Sajastāni, Al Sunnān, (Beruīt, Dār Ahyā Al Turāth Al Islāmi,1421h)

[16] ۔ الدمیری، محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ، (م۸۰۸ھ)، **حیاۃ الحیوان الکبریٰ**، (بیروت، دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ)، ۳۷۷/۲، ۲۳۹؛ سنن ابوداؤد، کتاب الطب، باب فی الادویۃ المکروھۃ، رقم الحدیث: ۳۸۷۱

Al Dāmeeri, Muhammād Bin Musa bin Esa, Hayāt ul Haiyawaān ul Kubrāh, (Beruīt, Dār ul Kutāb al Ilmiyāh,1424h),2:377

[17] ۔ احمد بن حنبل (م۲۴۱ھ)، **المسند**، (بیروت، المکتب الاسلامی، س۔ن)، ۲۷۵/۵

Ahmād Bin Hanmbāl, Al Musnād, (Beruīt, Dār ul Kutāb al Islāmi),5:275

[18] ۔ ابن عدی، الکامل فی الضعفاء، ۲۳۸/ ۴؛ عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی۔ مینڈک نے خوف باری تعالیٰ کی وجہ سے خود کو آگ میں گرادیا تھا تو اللہ نے اس کو پانی میں ٹھہرانے کی صورت میں گویا ثواب اور بدلہ عطا فرمایا اور اللہ نے اس کی ٹرٹراہٹ کو اپنی تسبیح بنا دیا۔

Ibn Addī, Al Kāmīl fi Zuāfā,4:238

[19]- الدمیری، محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ، **حیاۃ الحیوان**، ۲/۲۰۳؛ ابن سبعؒ نے اپنی کتاب ''شفاء الصدور'' میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (لا تقتلوا الضفادع فان نقیقھن تسبیح) ''تم مینڈکوں کو مت قتل کرو اس لیے کہ ان کی ٹرٹراہٹ تسبیح ہے۔ مینڈکوں کو مت قتل کرو اس لیے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اپنے منہ میں پانی اٹھایا ہوا تھا اور وہ اس پانی کو آگ پر چھڑکنے لگے۔

Al Dāmeeri, Muhammād Bin Musa bin Esa, Hayāt ul Haiyawaān ul Kubrāh,2:203

[20]- القزوینی، محمد بن محمود الکوفی، الامام، **عجائب المخلوقات والحیوانات وغرائب الموجودات**، (بیروت، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات، ۱۴۲۱ھ)، ۱۰۵؛ اردو سائنس انسائیکلوپیڈیا، ۲/۳۸۴؛ الدمیری، محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ، حیاۃ الحیوان، ۱/۲۴۳

Al Qāzwainī, Muhāmmad Bin Mahmood ak Kufi,Ajāib ul Makhluqaāt wal Haīwanāt wā Gharāib ul Majudāt,(Beruīt,Moissasāt ul Ilmī lil Mātbuāt,1421h),105

[21]- الدمیری، محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ، **حیاۃ الحیوان**، ۱/۹۲

Al Dāmeeri, Muhammād Bin Musa bin Esa, Hayāt ul Haiyawaān ul Kubrāh,1:92

[22]- ماہر احمد الصوفی، **آیات اللہ فی خلق الحیوانات البریۃ والبحریۃ وبعثھا وحسابھا**، (بیروت، المکتبہ العصریۃ، ۲۰۰۸ء)، ۱۴۱؛ کچھوے کے انڈے ساحلی علاقوں کی مرغوب ترین ڈش ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا میں کچھوے کے گوشت اور انڈوں کی بکثرت تجارت ہوتی ہے۔ اس وجہ سے کچھوے جنوب مشرقی ایشیا کے علاقوں سے رفتہ رفتہ معدوم ہوتے جا رہے ہیں۔

Māhīr Ahmād Sufī, Ayat tullāh hi fi Khalq al Haīwanāt al Barrīyāh wal Bahrīyāh wa baāthuhā wa Hīsābhuhaā,(Beruīt,Al maktabāh al Asarīyāh, 2008),141

[23]- السندی، علامہ محمد ہاشم بن عبد الغفور، **فاکہۃ البستان فی مسائل الذبح وصید الحیوان**، ۲۵۵

Al Sindhī,Hāshīm bin Abdul Ghāfoor, Fakihātul Bustān fī Masayāl al Zibhāh wā Sāyed ul Haīwān,255

[24]-مسند احمد، ۵/۲۷۵؛ کتاب الحیوان، ۲/۵۶؛ اس سے کنگن اور کنگھیاں تیار کی جاتی ہیں جب کہ امام مالکؒ کے نزدیک اس کو ''صیقل'' کر دیا جائے تو پاک ہو جائے گی تو اس وقت اس سے کنگھی بنا کر بالوں میں پھیر نا جائز ہو گا ایسی کنگھی کو ''زبل'' کہتے ہیں اور اسی پر ہی اس بات کو محمول کیا جائے گا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں وہ عاج جو کہ ہاتھی کی ہڈی سے کوئی چیز بنائی جاتی ہے وہ نجس ہے جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک پاک ہے۔

Masānd Ahmād, 5:275

[25]- العینی، محمد بن احمد بن موسیٰ، **شرح الکنز: رمز الحقائق فی شرح کنز الدقائق**، (القاہرہ، مرکز الملک فیصل الاسلامیہ والدراسات و للبحوث، س۔ن)، ۲ / ۳۱۴

Al Aāinī,Muhammmād bin Musā, Sharhul Kinz fī Sharāh Kanzul Dāqaīq, (Al Qahirā,Markaz Al Faisāl Al Islamiā wa Drasaāt),2:314

[26]- ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز (م ۱۲۵۲ھ)، **ردالمحتار علی الدر المختار**، المعروف بحاشیۃ ابن عابدین، (بیروت، دارالفکر، ۲۰۰۰ء)، ۶/۳۷۱

Ibn Abidāin, Mūhammād bīn Amīn bin Umer bin Abdūl Azīz,Rādd ul Muhātr alaā Dūrrūl Mukhtaār,(Beruīt,Dār ul Fīkr,2000),6:371

[27]- الاعراف ۷:۱۵۷ Al- Aarāf 7:15

[28]- الآمدی، سیف الدین، علی بن محمد بن عبدالرحمن (م ۴۶۷ھ)، **الاحکام فی اصول الاحکام**، (بیروت، المکتب الاسلامی، ط: اول، ۱۳۸۷ھ)، ۳/۲۱۵؛ حیاۃ الحیوان الکبریٰ، ۲/۲۴۸

Al Aāmdī,Saīfud Dīn Ali bīn Mūhammād,Al Ihkaām fi Asūl lil Ahkaām,(Beruīt,Al maktabāh al Islamī,1387h),3:215

[29]- الدمیری، محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ، (م ۸۰۸ھ)، **حیاۃ الحیوان الکبریٰ**، (بیروت، دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ)، ۲/۹۷۴، ۹۷۳؛ الاحکام فی اصول الاحکام، ۳/۲۱۵

Al Dāmeeri, Muhammād Bin Musā bin Esā, Hayāt ūl Haiyawaān ul Kubrāh,(Beruīt, Dār ūl Kutāb al Ilmiyāh,1424h),2:974; Al Ihkaām fi Asūl lil Ahkaām, 3:215

[30]- مفتی محمد یوسف احمد تاڈلوی، **اشرف الہدایۃ**: اردو شرح ہدایۃ، فصل فیما یحل اکلہ ومالا یحل، (کراچی، دارالاشاعت، ۲۰۰۹ء)، ۱۱/۲۳۱

Mūftī Mūhāmmād Yūsūf Ahmad,Ashrāf ūl Hādayiāh,(Karāchī,Dār ūl Ashaāt, 2009), 11:231

[31]- حنابلہ اور مالکیہ کہتے ہیں کہ دریائی کچھوا ذبح کرنے کے بعد حلال ہے۔ رہا بری کچھوا اسے حرام قرار دینے کو ترجیح دی گئی ہے۔

[32]- عبدالرحمن الجزیری، **کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ**، کتاب الحظر والاباحۃ، (لاہور، علماء اکیڈمی شعبہ مطبوعات، ۱۹۹۱ء)، ۷۔۸

Abdūl Rāhmān Al Jāziri,Kitaāb ūl Fiqāh al’al Mādhāb al Arba’ā, (Lāhore, Uālmāh Acādemy Matbūaāt,1991),7-8

[33]۔ **الموسوعة العلمیة الحدیثیة الحیوانات**، ۵۴/۷؛ مگرمچھ، خزندے، مچھلی، ممالیا جانوروں اور گھونگوں وغیرہ کو کھاتے ہیں۔ اس کی کھال سے جوتے، پرس اور بیلٹ وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ دنیا کے بعض خطوں میں اس کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے۔ اسی لیے انہیں فارموں میں بھی پالا جاتا ہے۔

Al Mosūya tūl Ilmiyāh āl Hadisiyaāh āl Haiwānaāt,7:54

[34]۔ محمد ہاشم بن عبدالغفور، **فاکهة البستان فی الذبح وصید الحیوان**، ۲۰۵

Al Sindhī,Hāshīm bin Abdul Ghāfoor, Fakihātul Būstān fī Masayāl al Zibhāh wā Sāyed ul Haīwān,205

[35]۔ السندی، علامہ محمد ہاشم بن عبدالغفور، **فاکهة البستان فی مسائل ذبح وصید الطیر والحیوان**، (بیروت، دارالکتبة العلمیة، ۲۰۱۲ء)، ۲۰۶

Al Sindhī,Hāshīm bin Abdul Ghāfoor, Fakihātul Bustān fī Masayāl al Zibhāh wā Sāyed ul Haīwān,(Beruīt, Dār ul Kutāb al Ilmiyāh,2012),206

[36]۔ علامہ قزوینی، **عجائب المخلوقات**، ۷۸؛ حیات الحیوان، ۴۱۳/۱

Allāmā Qāzwāinī,Ajaīb ul Mākhluqaāt,78

[37]۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، (م۲۷۵ھ)، **السنن**، (بیروت، دارالمعرفة، س۔ن)، رقم الحدیث: ۲۳۸:۲۳۵۷

Ibn e Mājāh,Muhammmād bīn Yāzīd al Qāzwāinī,Al Sūnnān,(Beruīt,Dār ul Ma’ārfā),238

[38]۔ **فاکهة البستان فی مسائل ذبح وصید الطیر والحیوان**، ۲۷۳

Al Sindhī,Hāshīm bin Abdul Ghāfoor, Fakihātul Bustān fī Masayāl al Zibhāh wā Sāyed ul Haīwān,273

[39]۔ البابرتی، محمد بن محمود، **عنایة شرح الهدایه**، (بیروت، داراحیاء التراث العربی، س۔ن)، ۱۷۹؛ علی بن عثمان، محمد تمیمی، (م۵۶۹ھ) **فتاویٰ سراجیہ**، (کراچی، زمزم پبلشرز، س۔ن)، ۱۹۸/۷؛ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: الجری مچھلی یہود نہیں کھاتے اور ہم کھالیتے ہیں۔ علامہ عینی کہتے ہیں یہ ایسی مچھلی ہوتی ہے جس کے چھلکے (چانے) نہیں ہوتے۔ الوقایہ میں ہے: الجریت مچھلی کی ایک قسم ہے۔

Al Bābrkī,Muhāmmad bīn Māhmood,Aanāyiāh Sharāh āl Hīdāyāh,(Beruīt,Dār Aāhyā al Turāth al Arābī),179

[40]۔ الانصاری، عالم بن العلاء، **فتاویٰ التاتارخانیہ**، (کراچی، ادارة القرآن، ۱۳۹۵ھ)، ۴۹۶/۸

Al Ansaāri,Alām bin Aa’ālā,Fātawaā al Tātarkhānīyā,(Karāchī,Idarā tul Qur’ān, 1395h),8:496

[41]۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، **سنن ابن ماجہ**، رقم الحدیث: ۳۲۴۹

Ibn e Mājāh,Muhammmād bīn Yāzīd al Qāzwāinī,Al Sūnnān,3249

[42] - **مسند احمد**، ۱/۲۳۰

Masānd Ahmād,1:230

[43] - **مصنف ابن ابی شیبہ**، ۳۴۱۸۷

Mūsnīf Ibn ābī Sheebāh,3418

[44] - الدمیری، محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ، **الحیاۃ الحیوان**، ۱/۶۹۷

Al Dāmeeri, Muhammād Bin Mūsa bin Esa, Hayāt ul Haiyawaān ul Kubrāh, 1:697

[45] - اشرف علی تھانوی، مولانا، **امداد الفتاویٰ معروف بہ فتاویٰ اشرفیہ**، باب: کھانے پینے کی حلال و حرام مکروہ ومباح چیزوں کا بیان، (کراچی، ادارہ اشرف العلوم، ۱۳۸۰ھ)، ۱/۹۹؛ **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، ۵/۳۵

Ashrāf Alī Thānvī,Amdaād ul Fātawaāh,(Karāchī,Idarāh Ashrāf al Uloom, 1380h), 1:99

[46] - عثمان بن علی بن محجن الزیلعی، **تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق**، (القاہرہ، دار الکتب الاسلامی، س۔ن)، ۵/۲۹۷؛ **بدائع الضائع فی ترتیب الشرائع**، ۶/۱۳۵

Utmān bin Alī al Zailāyi,Tābyeen ul Hāqāiq Shārāh Kānzul Daqaiq, (Qāhirāh,Dār ul Kutāb al Islāmi),5:297

[47] - الدمیری، محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ، **حیاۃ الحیوان**، ۱/۴۲۷

Al Dāmeerī, Muhammād Bin Musa bin Esa, Hayāt ul Haīyawaān ul Kubrāh, 1:427

[48] - الجاحظ، عمرو بن بحرو، (م۲۵۵ھ)، **کتاب الحیوان**، (دار الجیل، بیروت، ۱۴۱۶ھ)، ۱/۲۹۷

Al Jāhiz,Umr bin Bāhr,Kitaāb ul Hāiwaān,(Beruīt,Dār ul Jeel,1416h),1:297

[49] - الکاسانی، ابو بکر مسعود بن احمد، (م۵۸۷ھ)، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، (بیروت، دار الکتاب العربی، ۱۹۸۲ء)، ۶/۱۳۵

Al Kāsaāni,Abu Bakār bin Māsood bin Ahmād,Bādāye us Sānāyeh fi Tārteeb ul Shāraiyāh,(Beruīt, Dār ul Kutāb al Arābi,1982),6:135

[50] - **سلسلہ جدید فقہی مباحث** مع تقریظ علمائے کرام، زیر سرپرستی حضرت مولانا مجاہد الاسلام قاسمی، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، (کراچی، دار الاشاعت، ۲۰۱۷ء)، ۵/۱۷۵؛ ابن عابدین، ۹/۴۴۴؛ **المغنی**، ۱۱/۱۸۵؛ **المجموع**، ۹/۲۸

Mujāhīd ul Isālm Qāsmī,Khālid Sāifullāh Rehmānī,Silsalāh Jādīd Fiqhī Mubhāth,(Karāchī,Dār ul Ishaāt,2017),5:175

[51] - ابن حزم، ابو محمد، علی بن احمد، (م۴۵۶ھ)، **المحلیٰ**، (بیروت، دار الفکر، س۔ن)، ۷/۳۹۸

Ibn Hāzām,Abū Mūhāmmād Ali bin Ahmād, Al Mūhallāh,(Beruīt, Dār ūl Fikar),7:398

[52]- النووی، محی الدین بن شرف، (م۶۷۶ھ)، **المجموع شرح المہذب**، (دار الفکر، بیروت، س۔ن)، ۳۳/۹، ۳۲؛ نیز دیکھیے: **نهاية المحتاج**، ۱۵۲/۸؛ **حياة الحيوان الكبرى**، ۴۷۲/۱

Al Nāvāvi,Mohiyyudin bin Shārf,Al Mājmu Shārh ul Mūhāzib,(Beruīt, Dār ūl Fikār),9:33

[53]- احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیثمی (م۹۷۴ھ) مصر کے مشہور شافعی فقیہ اور بہت سی کتابوں کے مصنف تھے جن میں فقہ شافعی کی کتاب ''تحفة المحتاج لشرح المنہاج'' مشہور و مطبوع ہے۔ (الاعلام، ۲۳۴/۱)

[54]- النووی، محی الدین بن شرف، **المجموع**، ۳۳/۹، ۳۲؛ نیز دیکھیے: نهاية المحتاج لشرح المنهاج، ۱۵۲/۸؛ حياة الحيوان الكبرىٰ، ۴۷۲/۱

Al Nāvāvī,Mohīyyudīn bin Shārf,Al Mājmu Shārh ūl Mūhāzib,9:33

[55]- المغنی والشرح الكبير، ۸۴۱/۱؛ الانصاف، ۳۲۴/۱۰؛ المقنع فی فقہ الامام احمد، ۵۲۹/۳

Al Mūghnī wāl Shārhūl Kābīr,1:841

[56]- ابن حزم، **المحلیٰ**، ۳۹۸/۷

Ibn Hāzām,Al Mūhāllāh,7:398

[57]- **المغنی**، ۱۸۵/۱۱؛ **المجموع**، ۳۰/۹؛ **سلسلہ جدید فقہی مباحث**، ۱۷۵/۵

Al Mūghnī wāl Shārhūl Kābīr,11:185;Al Majmūh,9:30

[58]- **سنن ابن ماجہ**، کتاب الاطعمة باب اکل الجبن، رقم الحدیث: ۳۳۶۸، ۲۸۱۵

Ibn e Mājāh,Muhammād bīn Yāzīd al Qāzwāinī,Al Sūnnān,2815

[59]- **مجمع الزوائد**، ۱۷۱/۱۰؛ **مستدرک حاکم**، ۳۷۵/۲

Mājmāh ul Zāwāid,10:171;Mustādrīk Hākīm,2:375